سوال

(157)قریب المرگ کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری خالہ کافی دنوں سے بے ہوش ہیں، ہم بہت پریشان ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس سورۂ یٰسین کی تلاوت کی جائے تاکہ ان پر آسانی ہو اور ان کی روح جلد پرواز کر جائے، اس سلسلہ میں ہمیں کیا کرنا چاہیے، کتاب و سنت کی روشنی میں ہماری راہنمائی کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جب کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو ایک لمحہ بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی، اس سلسلہ میں ہمیں پریشان نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے مخلصانہ دعاؤں کا سلسلہ تیز کر دینا چاہیے کہ وہ قریب الموت پر آسانی فرمائے۔ اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''قریب الموت کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو۔'' [1]

اس تلقین کے دو مفہوم ہیں: 1 اس کے پاس بکثرت لا الٰہ الا اللہ کا ورد کیا جائے ممکن ہے کہ وہ دیکھ کر خود بھی لا الٰہ الا اللہ پڑھے اور قیامت کے دن کامیابی اس کا مقدر بن جائے، جیسا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کا آخری کلام ''لا الٰہ الا اللہ'' ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' [2]

2۔ اسے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کے متعلق کہا جائے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت فرمائی، آپ نے اسے فرمایا: ''اے ماموں! تم ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھو۔'' [3]

یہ صورت اس وقت ہو گی جب قریب الموت انسان کے ہوش و حواس صحیح ہوں، اگر وہ دماغی اعتبار سے صحیح نہیں ہے تو اسے اس قسم کی تلقین پر زور نہ دیا جائے، مبادا آخری وقت کوئی ایسی بات کہہ دے جو آخرت کے اعتبار سے اس کے حق میں بہتر نہ ہو۔ باقی رہا اس کے پاس سورۂ یٰسین کی تلاوت کرنا تاکہ اس کی جان جلدی نکل جائے تو یہ عمل صحیح نہیں ہے۔ اگرچہ ایک روایت میں ہے کہ تم اپنے مرنے والوں کے پاس سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔ [4]

لیکن یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح نہیں جیسا کہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی صراحت کی ہے۔ [5] (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح مسلم، الجنائز: ۹۱۶۔

[2]سنن أبي داؤد، الجنائز: ۳۱۱٦۔

[3]مسند أحمد ص ۱۵۲ ج ۳۔

[4]سنن أبي داؤد، الجنائز: ٦۸۳۔

[5]ضعيف أبي داؤد: ٦۸۳۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:163

محدث فتویٰ